هو الحی القیوم

شد الحمد کہ درین زمان برکات اقتران مجموعہ جواب استفتا

مجموعہ فتاوی

... مفتی محمد یوسف صاحب ... جناب مولانا ... مغفور

بعضہم حدیث مرفوع مرجح کیا اور ائمہ مالکیہ نے رائے حضرت عمر و عثمان وغیرہ کو مختار کیا لیکن بوقت ضرورت ائمہ حنفیہ تصریح کرتے ہیں کہ فتوی قول مالک پر جو موافق ایک جماعت صحابہ کے ہے درست ہے اور جب خوف وقوع حرام کا ہو تو عمل کرنا مسلک مالکیہ پر جائز ہے جامع الرموز میں ہے قال مالک والاوزاعی الی اربع سنین فینکح عرسہ بعدہا کما فی النظم فلو افتی بہ فی موضع الضرورۃ ینبغی ان لاباس بہ علی ما اظن انتہی اور رد المحتار حاشیہ در مختار میں ہے ذکر ابن وہبان فی منظومتہ انہ لو افتی بقول مالک فی موضع الضرورۃ یجوز واعترضہ شارحہا ابن الشحنۃ بانہ لاحاجۃ للحنفی الی ذلک وقال الشارح فی الدر المنتقی ہذا لیس باولی لقول القہستانی لو افتی بہ فی موضع الضرورۃ لاباس بہ علی ما اظن انتہی ملخصا واللہ اعلم حررہ محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

استفتا ۱۲۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسیکم ونبی کنبیکم کفر ہے اور جو اسکا اعتقاد رکھے وہ کافر ہے اور جو اسکے ناقل ہیں وہ کافر ہیں اور عمرو کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور جو اسکا اعتقاد رکھے وہ مسلم صحیح الاعتقاد ہے اور جو اسکے ناقل ہیں وہ ائمہ دین متقین ہیں ان دونوں قولوں میں سے کونسا قول صحیح ہے اور کون غلط اور زید مسلمان ہے یا کافر بینوا توجروا

ہو الموفق زید جھوٹا ہے اور فاسد الاعتقاد اور عمرو سچا ہے اور صحیح العقیدہ اور اعتقاد زید کا کفر صریح ہے اور جہالت قبیح کیونکہ حدیث مذکور کتب معتمدہ اور زبر معتبرہ میں موجود ہے اور اسکے ائمہ دین مثل ترجمان القرآن حضرت ابن عباس اور ابو الضحی اور شعبہ امیر المومنین فی الحدیث اور عطا ابن السائب اور عطا ابن یسار اور عمرو بن مرہ اور محمد مثنی اور محمد بن علی اور محمد بن جعفر اور عبید بن غنام اور علی بن حکیم اور شریک اور حاکم اور بیہقی اور جلال الدین سیوطی کہ مستند مخالفین سے ہیں اور محمد بن جریر طبری کہ بڑے معتمد مخالفین کے ہیں اور ابن ابی حاتم کہ بڑے محدث ہیں اور عبید بن حمید اور ابن المنذر بیس آور ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری وغیرہم قائل ہیں اخرج الحاکم فی المستدرک من طریق عبید بن غنام النخعی عن علی بن حکیم عن شریک عن عطا بن السائب عن ابی الضحی عن ابن عباس قال فی کل ارض نبی کنبیکم وآدم کآدمکم ونوح کنوحکم وعیسی کعیسی وقال صحیح

الاسناد وقال ابن جریر حدثنا عمرو بن علی ومحمد بن مثنی قالا حدثنا محمد بن جعفر
حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی الضحی عن ابن عباس انه قال فی کل ارض آدم کآدمکم
ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسکم ونبی کنبیکم اور ابن حجر عسقلانی فتح الباری
شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں ویدل للقول الظاہر ما رواہ ابن جریر من طریق شعبة
عن عمرو بن مرہ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذہ الآیة ومن الارض مثلہن قال
فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من الخلق ہکذا اخرجہ مختصرا واسنادہ صحیح
واخرجہ الحاکم والبیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا واولہ ای سبع
ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسکم ونبی کنبیکم
قال البیہقی اسنادہ صحیح الا انہ شاذ انتہی اور تدریب الراوی شرح تقریب النواوی
میں مرقوم ہے ولم ازل اتعجب من تصحیح الحاکم لہ حتی رأیت البیہقی قال اسنادہ صحیح لکنہ
شاذ بمرة اور تفسیر در منثور میں مسطور ہے واخرج عبد بن حمید وابن الضریس
وابن جریر عن ابن عباس قولہ ومن الارض مثلہن قال لو حدثتکم بتفسیرہا لکفرتم وکفرکم
تکذیبکم بہا واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم وصححہ والبیہقی فی شعب الایمان
وفی الاسماء والصفات من طریق ابی الضحی عن ابن عباس فی قولہ من الارض مثلہن
قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم وآدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسی
قال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاذ بمرة لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا انتہی اور ایسی ہی تفسیر
مظہری اور کمالین وغیرہما میں اور بموافق قاعدہ محدثین کے یہ حدیث مرفوع ہے حکما پس
معاذ اللہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک نوبت پہنچتی ہے مسلمانوں کو چاہیے
کہ ایسے مرتد کے پاس نہ بیٹھیں اور اوس سے کلام بھی نہ کریں اور اوسکے پیچھے نماز بھی نہ پڑھیں واللہ اعلم بالصواب
والیہ المآب فی کل باب حررہ الخامل الجانی السید امیر احمد النتوری السہسوانی عاملہ اللہ بالطافہ الخفی [illegible]

عبدہ محمد یوسف	سید محمد نذیر حسین	محمد اسمعیل علی خادم العلماء	حسین	حسب اللہ ... حفیظ اللہ
سید شریف حسین	محمد عبد العلی	محمد عبد العزیز منیری	شہاب الدین غزنوی	عبید الغفور لاہوری / محمد عبد الغفار ...

استفتا ۱۲۵ کیا فرماتے ہین علماے دین اس باب مین کہ زید نے بتتبع ایک عالم کے جسکی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بہی کی تہی دربارۂ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ جو درمنثور وغیرہ مین ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراہیم کابراہیمکم و موسی کموسکم و عیسے کعیسکم و نبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور کو صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہین اور ہر طبقے مین مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقے مین انبیا کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ مین ثابت ہوتا ہے مگر اوسکا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ثابت نہین اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہون اسلیے کہ اولاد آدم جسکا ذکر ولقد کرمنا بنی آدم مین ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقے کی آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سب اولاد آدم سے افضل ہین تو بلا شبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات مین داخل ہین آپکے مماثل کسیطرح نہین ہوسکتے انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے اگر شرع سے اسکے خلاف ثابت ہوگا تو مین اوسکو مان لونگا میرا اصرار اس تحریر پر نہین پس علماے شرع سے استفسار یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنون کو محتمل مین یا نہین اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت سے ہوگا یا نہین بینوا توجروا

ہوالمصوب مخفی نرہے کہ حدیث مذکور محققین محدثین کے نزدیک معتبر ہے حاکم نے اوسکے حق مین صحیح الاسناد کہا اور ذہبی نے حسن الاسناد کا حکم دیا اور اس حدیث کے ثبوت مین کوئی علت قادحہ متحقق نہین ہے اور زمین کے طبقات کا جدا جدا ہونا بابت احادیث سے ثابت ہے اور اس حدیث مذکور سے ہونا انبیا کا طبقات باقیہ مین ثابت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح سلسلہ نبوت اس طبقے مین واسطے ہدایت سکان کے تیار ہوا اوسی طرح سے ہر طبقے مین سلسلہ نبوت کا واسطے ہدایت وہان کے سکان کے تیار ہوا اور چونکہ بدلائل عقلیہ ونقلیہ لاتنا ہی سلسلے کے باطل ہے لاجرم ہر طبقے مین ایک مبدا سلسلہ ہوگا کہ وہ ہمارے آدم کے ساتھ مشابہ کیا گیا اور ایک آخر سلسلہ ہوگا کہ وہ ہمارے خاتم کے ساتھ تشبیہ دیا گیا پس بناء علیہ اواخر انبیا طبقات تحتانیہ پر اطلاق خواتم کا درست ہے اب بیان مین احتمال مین کہ یہ کہ خواتم طبقات

[illegible]

تحتانیہ بعد عصر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئے ہوں دوسرے یہہ کہ مقدم ہوئے ہوں
تیسرے یہہ کہ ہمعصر ہوں احتمال اول بحدیث لا نبی بعدی وغیرہ باطل ہے اور بر تقدیر احتمال ثانی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم خاتم انبیاء ہر طبقات ہونگے اور بر تقدیر ثالث دو احتمال ہیں
ایک یہہ کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص ساتھ اسی طبقے کے ہو اور آپکی خاتمیت بہ نسبت
انبیاء اسی طبقے کے ہو اور ہر طبقہ تحتانیہ میں وہاں کے خاتم کی رسالت ہو اور ہر ایک انمیں کا صاحب
شرع جدید و خاتم انبیاء اپنے طبقات کا ہو دوسرے یہہ کہ خواتم طبقات تحتانیہ متبع شریعت محمدیہ
ہوں اور کوئی انمیں کا صاحب شرع جدید نہو اور دعوت ہمارے حضرت کی عام اور ختم آپکا بہ نسبت
جملہ انبیاء جملہ طبقات کے حقیقی ہو اور ختم ہر ایک خواتم باقیہ کا بہ نسبت اپنے اپنے سلسلے کے اضافی
ہو احتمال اول بہ نسبت عموم نصوص بعثت نبویہ کے کہ جس سے صاف آنحضرت کا مبعوث
ہونا تمام عالم پر معلوم ہوتا ہے باطل ہے اور علمای اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں
کہ آنحضرت کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپکی عام ہے اور جو
نبی آپکے ہمعصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہوگا چنانچہ تقی الدین سبکی سے جلال الدین سیوطی
رسالۃ الاعلام بحکم عیسی علیہ السلام میں نقل کرتے ہیں قال السبکی فی تفسیره ما من نبی الا اخذ
اللہ علیہ المیثاق انہ ان بعث محمد فی زمانہ لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویوصی امتہ بذلک وفیہ من النبوۃ
وتعظیم قدرہ ما لا یخفی وفیہ مع ذلک انہ علی تقدیر مجیئہ فی زمانہم یکون مرسلا الیہم ویکون نبوتہ و
رسالتہ عامۃ لجمیع الخلق من زمن آدم الی یوم القیامۃ ویکون الانبیاء وامہم کلہم من امتہ فالنبی
صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ولو اتفق بعثتہ فی زمن آدم ونوح وابراہیم وموسی وعیسی وجب
علیہم وعلی امہم الایمان بہ ونصرتہ ولہذا یاتی عیسی فی آخر الزمان علی شریعتہ ولو بعث النبی علیہ الصلوۃ
والسلام فی زمان موسی وابراہیم ونوح وآدم کانوا مستمرین علی نبوتہم ورسالتہم الی اممہم والنبی صلی اللہ
علیہ وسلم نبی علیہم ورسول الی جمیعہم انتہی اور بحر العلوم مولانا عبد العلی اپنے رسالہ
فتح الرحمن میں لکھتے ہیں مقتضی ختم رسالت دو چیز ست یکی آنکہ بعد وی رسول نباشد
دیگر آنکہ شرع وی عام باشد و ہر کسیکہ موجود باشد وقت نزول شرع وی اتباع
شرع وے بر وے واجب و فرض ست وسترش اینکہ ہمہ رسل در اخذ شرع مستمد

از خاتم الرسالت اند و چونکہ شرع او عام باشد پس دیگری صاحب شرع نباشد انتہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ حدیث ابن عباس صحیح و معتبر ہی اور اوس سے طبقات تحتانیہ مین وجود انبیاء ثابت ہی اور یہ بہ نسبت بطلان تناہی سلسلے کے ہر ایک طبقے مین ایک آخر انبیاء بہ نسبت اُس طبقے کے ہونا ضروری ہی لیکن مطابق عقائد اہل سنت یہ امر ہی کہ دعوت ہمارے حضرت کی عام ہے تمام مخلوقات کو شامل ہی پس اس امر کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ خواتم طبقات باقیہ بعد عصر نبوی نبین ہوئے یا قبل ہوئی یا ہم عصر اور بر تقدیر اتحاد عصر متبع شریعت محمدیہ ہوے ہونگے اور ختم انکا بہ نسبت اپنے طبقے کے اضافی ہوگا اور ختم ہمارے حضرت کا عام ہوگا اور تفصیل ان سب امور کی مین نے کما حقہ اپنے دو رسالون مین ایک مسمی بالآیات البینات علی وجود الانبیاء فی الطبقات دوسرے مسمی بہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس کے ہی ہر گاہ یہ امر ممہد ہو چکا پس سمجھنا چاہیے کہ زید کو جسنے عبارت جو سوال مین مرقوم ہی لکھی ہی ہر گاہ مماثلت سے انکار ہی اور صحت حدیث و ثبوت تعدد خواتم طبقات تحتانیہ کا قائل ہی مخالفت اہل سنت کے نہین ہی اُسکا فریا فاسق بلکہ متبع سنت مگر ہان نبوت محمدیہ کو ساتھ اسی طبقے کے خاص کرتا ہو اور ہر ایک خاتم کو صاحب شرع جدید سمجھتا ہو تو البتہ قابل مواخذہ کے ہی کیونکہ یہ امر خلاف نصوص و خلاف کلمات علماء کے معلوم ہوتا ہی اور اگر مجرد تعدد خواتم کا قائل اور ختم ہمارے رسول کو حقیقی بہ نسبت جملہ انبیاء جملہ طبقات کے سمجھتا ہی اور ختم ہر ایک خواتم باقیہ کو اضافی کہتا ہی تو اوسپر کچھ مواخذہ نہین ہی واللہ اعلم۔ حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الغی ۔ واقعی زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق نہوگا۔ واللہ علیم بالصواب وعندہ ام الکتاب۔ کتبہ ابو الاحیاء محمد نعیم غفر لہ المعطی الرب الحکیم

استفتاء ۱۲۶ چہ میفرمایند علماے دین اندرین مسئلہ کہ واعظے میگوید کہ از آیہ و استغفر لذنبک و للمؤمنین والمؤمنات اذن شفاعت کبری براے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حاصل شدہ است و منکر اذن شفاعت در دنیا کافر ست و نیز ہم اسے اثبات اذن در دنیا حدیث شریف کہ در مشکوۃ در باب سجدۂ شکر از سعد بن وقاص مرویست کہ آنحضرت شہود امت خود را شفاعت کنم حق سبحانہ ثلث امتم مرا بخشید و ہمین طور بعد ازان دعا کردم دعای بخشایش تمام امت میکنم پس آیا

از این آیت وحدیث اذن شفاعت در دنیا ثابت ست یا نہ وہر کہ گوید کہ اذن در دنیا نیست بلکہ در عقبیٰ
وعدہ صادق شدہ است وبہ آنحضرت مطابق آن وعدہ اذن خواہد شد آنکس مصیب است
یا مخطی وہر کہ گوید کہ در دنیا اذن شدہ آنکس مخطی ہست یا مصیب بینوا توجروا الہم الصواب
از احادیث کثیرہ وروایات عدیدہ این امر ثابت میشود کہ اذن شفاعت کبری برائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بروز قیامت شدنی ست ودر دنیا اذن نشدہ البتہ وعدہ تفویض عہدہ شفاعت گردیدہ وہمین
است مشرب فقہائے محققین ومذہب محدثین ومفسرین ابن حجر مکی در کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر آوردہ
الطبرانی بسند حسن عن عبادۃ رجل من اہل بیتی انا اشفع الناس من امتی عند ربہم الا انت یا اخی ... وعلی معصیۃ فقالوا اعمر
فیوقفون فی الشفاعۃ فاتی علی اللہ ساجدا فیقال لی ارفع راسک سل تعط اشفع تشفع واحمد در آن حدیث
طویل کہ مشتمل بر احوال توسل اہل محشر بانبیاء است بروایت احمد وابو یعلی وبزار وابن حبان
آوردہ فیقول عیسی لیس ذلک عندی ولکن انطلقوا الی سید ولد آدم فلیشفع لکم الی ربکم
فینطلقون فیقول اللہ تعالی یا محمد ارفع راسک وقل واشفع باقیہ فینطلق جبرئیل فیخر
ساجدا قدر جمعۃ ثم یقول اللہ تعالی یا محمد ارفع راسک وقل یسمع واشفع تشفع وسیوطی در بدور
سافرہ فی احوال الآخرہ بروایت احمد وبخاری ومسلم ذکر کردہ فیاتون عیسی فیقول لست
بذلک ایتوا محمدا غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتونی فاقوم حتی استاذن ربی مختصرا وبروایت
احمد وابو یعلی آوردہ فیاتونی فیقولون یا محمد اشفع لنا الی ربک فاقول انا لہا حتی یاذن اللہ مختصرا
وبروایت مسلم وحاکم آوردہ فیاتون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فیقوم فیوذن لہ وبروایت طبرانی
وابن مبارک وابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ آوردہ فیاتون عیسی فیقول ادلکم
علی العربی الامی فیاتونی فیاذن اللہ لی ان اقوم وبروایت ابو یعلی ذکر کردہ اسجد
سجدۃ یرضی بہا عنی ثم امدحہ مدحۃ یرضی بہا عنی ثم یوذن لی بالکلام وعبد الوہاب شعرانی
در کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر میفرمایند قال الشیخ محی الدین وانما
اخبرنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانہ اول شافع واول مشفع شفقۃ علینا لنستریح من التعب
الحاصل بالذہاب الی نبی بعد نبی فی ذلک الیوم العظیم وکل منہم یقول نفسی نفسی فاراد اعلامنا
بمقامہ یوم القیامۃ لنصبر فی مکاننا مستریحین حتی تاتی نوبتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانما